جشنِ غالب

JASHN-E-GHALIB

ISBN Number: 978-93-342-0277-9

بی ای ٹی سعادت النساء کالج
یوم اردو

بی ای ٹی سعادت النساء کالج
560029
یوم اردو

جشن غالب

بی ای ٹی سعادت النساء کالج
560029
یوم اردو

یوم اردو کے موقع پر بی ای ٹی سعادت النساء کالج میں

ایک روزہ

”جشن غالب“

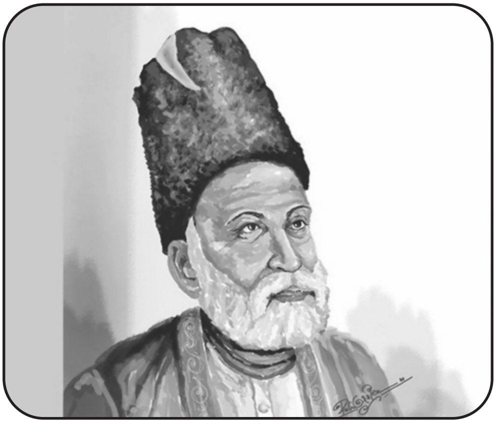

مرزا اسد اللہ خان غالب

ISBN Number: 978-93-342-0277-9

زیر اہتمام

شعبۂ اردو بی ای ٹی سعادت النساء کالج

بسم اللہ نگر، بنگلور۔29

یوم اردو

بی ای ٹی سعادت النساء کالج

بسم اللہ نگر، بنگلور۔560029

جشنِ غالب

بروز چہار شنبہ بتاریخ: 27/نومبر 2024۔ صبح 10:30 بجے

بمقام: بی ای ٹی، انڈور اسٹیڈیم، بنگلور

مہمان خصوصی

مولانا محمد علی قاضی صاحب

چیرمین کرناٹک اردو اکادمی، بنگلور

مہمان اعزازی

پروفیسر محمد اعظم شاہد

اردو مترجم، مقالہ و کالم نگار

صدارت

آر، روشن بیگ صاحب

چیرمین، بی ای ٹی انسٹی ٹیوشن، بنگلور

ادب نواز حضرات سے شرکت کی گزارش ہے۔

جناب عبدالمحب صاحب
ورکنگ چیرمین بی ای ٹی انسٹی ٹیوشن

صدیق پاشاہ صاحب
سکریٹری بی ای ٹی انسٹی ٹیوشن

پروفیسر سمیہ فاطمہ
پرنسپل

جملہ حقوق بحق پبلیشر محفوظ

کتاب:	جشن غالب
اشاعت:	فروری2025ء
تعداد:	500
کمپوزنگ:	عفت جہاں
پروف ریڈنگ:	عفت جہاں
طباعت:	ایس ایس پرنٹرس، گروپن پالیہ، بنگلور
قیمت:	100روپئے

ملنے کا پتہ:

بی ای ٹی سعادت النساء کالج

بنرگٹہ روڈ، بسم اللہ نگر بنگلور۔29

فون نمبر:41466334 -080

فہرست

نمبر شمار......	عناوین......	صفحہ نمبر
1	پیش لفظ	7
2	مرزا اسداللہ خان غالب کی میراث	9
3	قابل ستائش اقدام	11
4	خوبصورت دن	12
5	جشن غالب، اردو ثقافت کی عظمت کا اعتراف	13
6	جشن غالب، غالب کی شاعری کو خراج تحسین	14
7	جشن غالب کا حصہ بننا میرے لئے اعزاز	15
8	جشن غالب، ایک نئے باب کا اضافہ	16
9	مرزا غالب، اردو شاعری کے عظیم ستون	17
10	جشن غالب، تاریخ ساز کارنامہ	18
11	جشن غالب سے غالب کی یاد تازہ ہوگئی	19

فہرست

نمبر شمار......	عناوین......	صفحہ نمبر
12	نظامت	20
13	تلاوت قرآن کریم	27
14	حمد	28
15	نعت	30
16	استقبال	32
17	غزل	35
18	غزل	37
19	ڈرامہ	39
20	ڈرامہ	40
21	غزل	42
22	غزل	44
23	ہدیہ تشکر	46

دستور العمل

نظامت......	قرۃ العین ۔شیخ زیبا ثانیہ
قرأت......	رضیہ سلطانہ، عائشہ ضحیٰ
پودے کو پانی......	مہمان خصوصی، ذمہ داران بی ای ٹی
نعت......	کبریٰ فاطمہ
استقبال......	عفت جہاں
غزل......	قدسیہ قوسین
غزل......	بی بی فاطمہ
مرزا غالب کا مختصر ڈرامہ......	حنفیہ مہک اور ساتھی
غزل......	ہاجرہ مسکان
غزل......	کلثوم فاطمہ
خطاب......	مفتی محمد علی قاضی
صدارتی خطاب......	آر روشن بیگ
شکریہ......	پروفیسر سمیہ فاطمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

حمد وصلوۃ کے بعد! تعلیم و تعلیم، درس و تدریس اسلام کا خاصہ ہے۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسان کو زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ تعلیم کی اہمیت اسلام میں بہت زیادہ ہے کیونکہ یہ انسان کو شعور، عقل اور ہدایت کی روشنی فراہم کرتی ہے۔ قرآن مجید کی پہلی وحی کا آغاز ہی لفظ ''اقرا'' سے ہوا جس کا مطلب ہے ''پڑھو''۔ یہ تعلیم کے بنیادی اور لازمی ہونے کا پیغام ہے۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ حضرت محمدؐ نے فرمایا علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس فرمان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام میں علم کی قدر و قیمت کتنی بلند ہے۔ تعلیم صرف دنیاوی فائدے کیلئے نہیں بلکہ یہ انسان کو اپنی اخلاق بہتر کرنے اور آخرت کی کامیابی حاصل کرنے میں مدد دیتی ہے۔ ایک تعلیم یافتہ انسان معاشرے میں مثبت تبدیلی لاسکتا ہے اور اپنی قوم کو ترقی کی راہ پر گامزن کرسکتا ہے۔

اسلامی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ مسلمانوں نے تعلیم کے میدان میں نمایاں کارنامے سرانجام دیئے۔ فلسفہ، سائنس، طب، ریاضی جیسے شعبوں میں اسلامی دنیا کو روشنی دی۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام تعلیم کو کتنی اہمیت دیتا ہے۔ آج کے دور میں بھی تعلیم کی اہمیت برقرار ہے۔ مسلمان نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ جدید علوم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی حاصل کریں تا کہ وہ دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب ہوسکیں۔ علم انسان کو جہالت اور گمراہی سے نکال کر شعور اور روشنی کی طرف لے جاتا ہے۔

''ماضی میں خواتین کی تعلیم پر توجہ دی نہیں جاتی تھی'' یہ بات غلط ہے، کیونکہ اسلام کی سب سے پہلی تجارتی خاتون حضرت خدیجہؓ اور سب سے پہلی تعلیم دینے والی خاتون حضرت عائشہؓ ہیں۔ موجودہ دور میں بھی خواتین کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دی جارہی ہے، اور باضابطہ شعبے، اسکولس، کالجز، اکادمیاں قائم کی گئی ہیں۔

خصوصاً شہر بنگلور میں اس کے ڈھیروں مواقع میسر ہیں' بطور خاص مسلم خواتین کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کے لئے کئی ادارے' منتظمین سرگرم عمل میں ہیں۔ ان میں سے بسم اللہ ایجوکیشنل ٹرسٹ (بی ای ٹی) بسم اللہ نگر، بنگلور کی سرگرمیاں انتہائی قابل ستائش اور قابل تقلید ہیں۔ یہاں لڑکیوں کو تعلیم کے ساتھ ساتھ ہنر مندی' علمی و ادبی ذوق سے بھی روشناس کرایا جاتا ہے۔

27 نومبر 2024ء کو یوم اردو کی مناسبت سے شاندار پروگرام کا انعقاد عمل میں آیا' جس کے لئے اردو ادب اور ہندوستان کے سرکردہ شاعر اور دلی کی رونق مرزا اسد اللہ خان غالب کا انتخاب کیا گیا۔ غالب کی شاعری' غزلیات کی پیش کش کے لئے طالبات کو بڑی محنت و تگ و دو سے تیار کیا گیا اور شعبہ اردو کی جانب سے اعلیٰ پیمانہ پر پروگرام عمل میں آیا۔ اس پروگرام میں بی ای ٹی سعادت النساء ڈگری کالج کی معلمات و پرنسپل پروفیسر سمیہ فاطمہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ایک بہترین پروگرام پیش کیا گیا۔

میں شعبہ اردو کی جانب سے پروگرام میں شریک طالبات معلمات، پرنسپل اور خصوصی طور پر ورکنگ چیرمین جناب عبدالمحب صاحب اور سکریٹری جناب صدیق پاشاہ صاحب کی بے حد مشکور ہوں جنہوں نے ہر قدم پر میری رہنمائی کی۔

طالبات نے اپنی انتھک کاوشوں اور کوششوں کے ذریعہ اس پروگرام کو دلکش و خوبصورت انداز و پیرائے میں پیش کرنے کی کامیاب کوشش کی۔

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ ہماری ان کاوشوں کو قبول فرمائے اور اس کتابچہ کو قبول فرما کر تاریخ کے سنہرے باب میں اس کو جگہ نصیب کرے۔ آمین۔

عفت جہاں
شعبۂ اردو، بی ای ٹی سعادت النساء ڈگری کالج

مرزا اسد اللہ خاں غالب کی میراث

مہربان ہو کہ بولا ،لو مجھے چاہو جس وقت
میں گیا وقت نہیں ہوں کہ پھر آبھی نہ سکوں

مرزاغالب کا کلام آج بھی اردو ادب کا اہم حصہ ہے۔ان کے اشعار نہ صرف مشاعروں میں پڑھے جاتے ہیں بلکہ ان کی شخصیت پر کئی کتابیں ڈرامے اور فلمیں بھی بن چکی ہیں، جو ان کے فن اور زندگی کو خراج تحسین پیش کرتی ہیں۔غالب اردو شاعری کا ایسا ستارہ ہیں جس کی روشنی کبھی مدھم نہیں ہوگی۔

غالب کی شاعری کا انداز ان کے ہم عصروں سے مختلف تھا۔وہ روایت سے ہٹ کر نئے خیالات پیش کرتے تھے۔ان کی شاعری میں جدت اور گہرائی نمایاں تھی۔1857ء کی جنگ آزادی کے بعد دہلی کی تباہی اور مغلیہ سلطنت کے زوال نے غالب کی زندگی پر گہرا اثر چھوڑا،اس دور کی مشکلات ان کے خطوط اور شاعری میں جھلکتی ہیں۔

غالب کی شاعری میں زندگی' موت' انسان' کے مقام اور دنیا کی حقیت جیسے فلسفیانہ موضوعات بار بار نظر آتے ہیں۔غالب کا سب سے مشہور شعری مجموعہ ''دیوان غالب'' ہے جس میں ان کی بہترین اردو غزلیں شامل ہیں۔یہ دیوان اردو شاعری کا ایک شاہکار سمجھا جاتا ہے۔غالب نے اپنی زیادہ تر توجہ فارسی شاعری پر مرکوز رکھی اور اسے اردو سے زیادہ اہمیت دی۔

ان کے نزدیک فارسی زبان زیادہ وسیع اور گہرے خیالات کا ذریعہ تھی۔غالب کی شاعری میں تصوف کا رنگ بھی نظر آتا ہے۔ان کے اشعار میں خدا کے ساتھ انسان کے تعلق اور روحانی فلسفے کو گہرائی سے بیان کیا گیا ہے۔''نہ تھا کچھ تو خدا تھا۔کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا۔''

غالب کے خطوط اور گفتگو میں طنز و مزاح کی جھلک نمایاں ہے۔ ان کی تحریروں میں سنجیدگی کے ساتھ مزاحیہ پہلو بھی ملتے ہیں جو ان کے ذہنی توازن اور فنکارانہ مہارت کی عکاسی کرتے ہیں۔ غالب کی زندگی کا زیادہ تر حصہ دہلی میں گزار جو اس وقت مغلیہ سلطنت کا مرکز تھا۔ غالب مغلیہ سلطنت کے آخری دور کے شاعر تھے۔ انہیں بہادر شاہ ظفر کے دربار میں سراج الدولہ، دبیر الملک اور نظام جنگ کے خطاب سے نوازا گیا۔ غالب کی زندگی مشکلات سے بھرپور تھی، مالی پریشانیوں اور ذاتی مسائل نے انہیں ہمیشہ گھیرے رکھا۔ ان کے 7 بچے کم عمری میں انتقال کر گئے جن کا کافی اثر ان کی شاعری پر ہوا۔

غالب کی شاعری میں فلسفہ، انسان کی بے بسی اور کائنات کے اسرار و رموز کا ذکر ملتا ہے۔ ان کی شاعری صرف جذباتی نہیں بلکہ فکری گہرائی بھی رکھتی ہے۔ غالب کی شاعری اور نثر اردو ادب کا قیمتی اثاثہ ہیں۔ ان کی تخلیقات آج بھی نہ صرف پڑھنے والوں کے دلوں کو چھوتی ہیں بلکہ ادب کے طلباء کیلئے ایک مثال بھی ہیں۔ غالب کی زندگی کے آخری دن دہلی میں گزرے جہاں وہ مالی تنگی اور بیماریوں کا شکار رہے۔ ان کا انتقال 15 رفروری 1869ء کو دہلی میں ہوا۔

آر روشن بیگ

چیرمین بی ای ٹی ادارہ جات

مولانا محمد علی قاضی
چیرمین کرناٹک اردو اکادمی

قابل ستائش اقدام

محترمہ پروفیسر عفت جہاں صاحبہ نے مورخہ ۲۷ر نومبر 2024ء کو بی ای ٹی سعادت النساء ڈگری کالج، بسم اللہ نگر بنگلور میں جشن غالب کے موقع پر ایک پر مغز و جاندار ڈرامہ و اجلاس اپنی نگرانی میں اپنے ڈپارٹمنٹ کی جانب سے منعقد کیا۔ غالب کو انتقال ہوئے ڈیڑھ سو سال سے بھی زیادہ کا طویل عرصہ گزر گیا مگر ہم نے جشن غالب کو حیات دیکھا اور ان کے کلام کو خود انہیں کی زبانی سنا۔

طالبات کی اردو مکالمہ گوئی بے شک لاجواب تھی اور ایک خاص بات یہ تھی کہ طالبات میں اسٹیج فیر قطعاً نظر نہیں آیا۔ محترمہ عفت جہاں نے اپنی طالبات پر خوب محنت کی ہے اور انہیں اردو الفاظ کا تلفظ قاعدے سے سکھایا اور بتایا ہے۔ بلاشبہ وہ تمام طالبات بھی ہماری نیک خواہشات کی مستحق ہیں جو پورے انہماک کے ساتھ اپنے اساتذہ کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے علم وفن کی حصول میں کوشاں ہیں۔

میں نے کالج کی در ودیوار کو دیکھا' کالج میں طالبات کی شائستگی کو دیکھا اور مینجمنٹ کے حسن انتظام کو دیکھا اور بے انتہا متاثر ہوا۔ یہ تمنا دل میں جاگی کہ کاش اس طرح کا عصری تعلیمی ادارہ ہر مسلم بستی میں ہوتے۔

یہ قابل ستائش اقدام ہے، قابل مبارکباد ہیں چیرمین جناب الحاج روشن بیگ صاحب' جناب عبدالمحب ورکنگ چیرمین، سکریٹری جناب صدیق پاشاہ صاحب اور ان کی پوری ٹیم جن کی نگرانی میں یہ ادارہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

جناب عبدالمحب

ورکنگ چیرمین بی ای ٹی ادارہ جات

خوبصورت دن

۲۷ نومبر 2024ء آج کا یہ خوبصورت دن ہم نے ایک عظیم شاعر مرزا اسداللہ خان غالب کو خراج عقیدت پیش کرنے سے مناسبت سے رکھا گیا تھا اور مجھے اپنے تاثرات کو قلمبند کرنے کو کہا گیا۔ اچانک قلم رک گیا ایک ایک منظر جو دل میں سمائے ہوئے تھے ان الفاظ میں ڈھالنا ناممکن نظر آرہا تھا۔ شاندار کامیاب یوم اردو سے جڑی یادیں ہمارے دل و دماغ میں رچی بسی ہوئی تھیں۔ پھر بھی ایک پہلو کو اجاگر کر رہا ہوں جس کا اردو کی ترقی و ترتیج میں بے حد اہم رول تھا۔ وہ پہلو ادارہ کی لڑکیوں سے متعلق ہے۔ جو اس کامیاب جلسہ کا حصہ رہیں۔ جلسہ کی نظامت سے لے کر غزل نغمگی تک انتہائی پرکشش اور سحر انگیز انداز میں پورا پروگرام اختتام کو پہنچا۔

مشہور سازندے و غزل گو مختار کی ہدایت میں طالبات نے غزلیں پیش کیں اور ساتھ ہی غالب کو مجسم شکل ڈرامہ پیش کیا۔ ڈرامہ جس میں غالب کے بچپن سے لے کر پیری تک کے منظر غالب کی حالات زندگی کو کالج کی طالبات نے بہت ہی عمدہ طریقہ سے پیش کیا۔ طالبات کی محنت اور انکی کوشش کو دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔ جس طرح طالبات نے غالب کی غزلیں اور ڈرامہ بنا کسی رکاوٹ کے ادا کیا اور اردو الفاظ کا جو تلفظ تھا وہ قابل تحسین تھا۔ یہ پروگرام بی ای ٹی سعادت انساء ڈگری کالج کی لڑکیوں نے جناب صدیق پاشاہ سکریٹری اور شعبہ اردو کی سرپرستوں کی نگرانی اور اساتذہ کی انتھک کاوشوں اور کوششوں سے کیا اور اس کے ذریعہ تاریخ رقم کردی۔ یقیناً اس طرح کارنامہ اساتذہ کی محنت کا ثمر ہے۔ اس یادگار دن کو مرزا غالب سے منسوب کر کے ایک بڑا کارنامہ انجام دیا گیا۔

صدیق پاشاہ

سکریٹری بی ای ٹی ادارہ جات

جشن غالب

اردو اور ثقافت کی عظمت کا اعتراف

آج ہم یہاں اردو ادب کے ایک عظیم شاعر مرزا غالب کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے جمع ہوئے ہیں۔ بطور سکریٹری یہ میرے لئے اعزاز کی بات ہے کہ اس شاندار تقریب کا حصہ بنا ہوں۔ جشن غالب نہ صرف اردو ادب اور ثقافت کی عظمت کا اعتراف ہے بلکہ اردو کی بقاء کیلئے یہ خوبصورت کوشش ہے۔ اردو زبان نہ صرف ہماری تہذیب اور ثقافت کی علامت ہے بلکہ یہ محبت' اخلاص اور ادب کی زبان ہے۔ اردو نے دنیا کو بڑے شعراء' ادیب اور مفکرین دیے ہیں، جنہوں نے اس زبان کو عالمی سطح پر مقبول کیا۔ غالب' اقبال' میر' فیض جیسے عظیم شخصیات نے اپنی تخلیقات کے ذریعے اردو کو ایک منفرد مقام دیا۔

ہمارے ادارے میں ہر سال شعبہ اردو کی جانب سے یوم اردو کے موقع پر سے کسی ایک شاعر یا ادیب پر پروگرام منعقد کیا جاتا ہے۔ اس بار شعبہ اردو نے جشن غالب پر پروگرام کرنے کی خواہش کا اظہار کیا، میں نے فوراً حامی بھر دی۔ لیکن میں اس کشمکش میں بھی تھا کہ غالب کا شمار فارسی کے شعراء میں ہوتا ہے۔ ساتھ ہی یہ فکر تھی کہ طالبات کس طرح انکی غزلوں اور ڈرامہ کو پیش کریں گے۔ لیکن جس طرح ہماری طالبات نے غالب کی جیتی جاگتی تصویر پیش کی، دیکھ کر بے حد خوشی محسوس ہوئی۔

طالبات نے کافی محنت اور پورے لگن کے ساتھ اور اساتذہ کی رہنمائی میں اس پروگرام کو شاندار بنایا۔ میں تمام طالبات اور شعبہ اردو کی محنت اور حوصلے کو سراہتا ہوں۔ آپ کی محنت صرف آپ کی ذات کے لئے نہیں بلکہ ہمارے ادارے کی عزت اور وقار میں اضافہ کا باعث بنی ہیں۔ آپ کی صلاحیتیں اور شوق ہی ہمارے مستقبل کا روشن چراغ ہیں۔ میں آپ سب کو نصیحت کروں گا کہ خوب محنت سے علم حاصل کریں، کیونکہ آپ وہ ستارے ہیں جو قوم کے آسمان کو روشن کریں گے۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔

محمد سیف اللہ

خزانچی بی ای ٹی ادارہ جات

''جشن غالب''

غالب کی شاعری کو خراج تحسین

آج ہم سب یہاں اردو کے عظیم شاعر مرزا غالب کی یاد میں جمع ہوئے ہیں۔ غالب نہ صرف اردو ادب کے ستون ہیں بلکہ ان کی شاعری دل کی گہرائیوں کو چھوتی ہے اور زندگی کے ہر پہلو کو خوبصورتی سے بیان کرتی ہے۔ اس بات پر مجھے بے حد خوشی ہو رہی کہ بی ای ٹی سعادت النساء ڈگری کالج میں جشن غالب کا شاندار پروگرام پیش کر کے غالب کے اس ورثے کو زندہ رکھنے کی کامیاب کوشش ہوئی ہے۔ یہ پروگرام نہ صرف غالب کی شاعری کو خراج تحسین پیش کرتا ہے بلکہ اردو زبان کی اہمیت اور اس کی خوبصورتی کو بھی اجاگر کرتا ہے۔

میں مبارکباد پیش کرتا ہوں جناب صدیق پاشا صاحب سکریٹری، پرنسپل سمیہ فاطمہ صاحبہ اور شعبہ اردو کو، جن کی رہنمائی میں شاندار پروگرام پیش ہوا۔ جس طرح سے طالبات کو اس پروگرام کے لئے تیار کیا گیا اور طالبات نے بھی کافی محنت اور لگن سے اس پروگرام کو عمدہ اور شاندار بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اس پر آپ سب کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آپ سبھی نے جس طرح مرزا غالب کی شاعری ان کی غزلیں اور خود مرحوم غالب کو ڈرامہ کی شکل میں پیش کیا یہ واقعی قابل ستائش ہے۔ آپ کا یہ سفر یہ کوشش اردو زبان کے فروغ میں ایک سنگ میل ثابت ہوگی۔

میں دعا گو ہوں کہ اردو کی یہ مٹھاس ہر ایک دل میں قائم رہے اور اردو کی خوبصورتی کو بنائے رکھنے میں ایسے پروگرام منعقد کرتے رہیں۔

پروفیسر محمد انیس

کیمپس ڈائرکٹر بی ای ٹی ادارہ جات

"جشن غالب" کا حصہ بننا میرے لئے ایک اعزاز ہے

حمد وصلوۃ کے بعد! اس کتاب کی اشاعت پر فرحت وشادمانی کا اظہار کررہا ہوں ۔یوں تو ہمارے ادارہ کی تمام سرگرمیاں لائق ستائش اور قابل تقلید ہوتی ہیں ۔یوم اردو کی مناسبت سے جشن غالب بہت ہی عمدہ پیمانے پر منایا گیا۔مرزاغالب کی زندگی اوراُنکی خدمات پر مبنی کتاب کے اجراء کے موقع پر شعبہ اردواوراس پروگرام میں کارکردگی کرنے والے تمام طالبات کودل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔جشن غالب کا حصہ بننا میرے لئے ایک اعزاز ہے۔

مجھے امید ہے کہ یہ کتاب اردوادب اور ثقافت پر غالب کے دور کی یادگار ثابت ہوگی۔غالب کی شاعری زمان ومکان کی قید سے آزاد ہوکر دلوں کو چھوتی اورنسلوں کو متاثر کرتی ہے۔مرازغالب کی زندگی اورخدمات ہمیں ثابت قدمی، تخلیقی صلاحیت اور جذبے کی یاددلاتی ہیں۔مرزاغالب کی شاعری ان سے جڑی ہوئی ہرایک یادکومحفوظ رکھنے کے لئے اس پروگرام کو کتابچہ کی شکل دی گئی ہے وہ قابل تحسین ہے۔

اس ثقافتی پروگرام میں طالبات نے کافی محنت ولگن کے ساتھ غالب کے کلام اور غالب کی زندگی پر مبنی جوڈرامہ پیش کیا وہ قابل ستائش ہے۔ادارے کے تمام اراکین و منتظمین یقیناً لائق صد ستائش اوران کی کاوشیں اپنی جگہ اہمیت کی حامل ہیں۔

محمد کفایت اللہ

جشن غالب

ایک نئے باب کا اضافہ

بسم اللہ ایجوکیشنل ٹرسٹ کے زیر اہتمام چلنے والے بی ای ٹی سعادت النساء ڈگری کالج میں بڑے ہی جوش وخروش کے ساتھ یوم اردو کی مناسبت سے جشن غالب منایا گیا۔ طالبات نے خوبصورت اور ترنم میں غالب کی غزلوں کو پیش کیا۔ اس پروگرام کی تخلیق کار پروفیسر عفت جہاں صاحبہ نے اپنی فنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر جشن غالب کے سارے کرداروں میں جان پیدا کر دی اور مرزا غالب کی ایک جیتی جاگتی تصویر پیش کر کے بی ای ٹی کالج میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا۔ ساتھ ہی بی ای ٹی کی تاریخ میں ایک سنہرے باب کا اضافہ کیا ہے جسے برسوں یاد رکھا جائے گا۔ طالبات نے پروگرام کی ہر چیز کو ٹھیک طرح سے ادا کیا۔ نظامت بھی بہت اچھی رہی۔ میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ بی ای ٹی کے تمام منتظمین کو جنہوں نے اردو کی خوبصورتی کو برقرار رکھا ہے۔

پروفیسر سمیہ فاطمہ
پرنسپل بی ای ٹی سعادت النساء کالج

مرزا غالب
اردو شاعری کے عظیم ستون

شعبہ اردو کی جانب سے 27 نومبر 2024 کو یوم اردو کی مناسبت سے جشن غالب پروگرام منعقد ہوا۔ جس کیلئے میں شعبہ اردو کو دلی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ مرزا غالب نہ صرف اردو شاعری کے عظیم ستون ہیں بلکہ ان کی شاعری میں فلسفہ، عشق، انسانیت اور زندگی کے مختلف پہلوؤں کا گہرا عکس موجود ہے۔ غالب کی شاعری محض الفاظ کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک ایسا آئینہ ہے جو ہماری زندگی کے ہر پہلو کو عکاسی فراہم کرتی ہے۔ ان کے خیالات، جذبات آج بھی ہماری رہنمائی کرتے ہیں اور اردو ادب کی دنیا میں ان کی حیثیت ہمیشہ بلند رہے گی۔ ہماری طالبات نے ان کے کلام اور ان کی زندگی کو جس طرح پیش کیا وہ قابل تحسین ہے۔

کچھ وقت کے لئے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ ہم سب غالب کے دور میں ہیں۔ اس پروگرام سے سبھی لطف اندوز ہو رہے تھے۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ سب غالب کے کلام کو گہرائی سے سمجھنے کی کوشش کریں اور ان کے اشعار میں چھپے پیغام کو اپنی زندگی میں اپنائیں۔ اس موقع پر میں جناب صدیق پاشاہ صاحب سکریٹری اور ورکنگ چیرمین عبدالمحب صاحب اور تمام ذمہ داروں کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے اس پروگرام میں ہر قدم پر ہماری رہنمائی کی۔ محترمہ عفت صاحبہ شعبہ اردو اور تمام طالبات کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ اس ادارہ کو خوب ترقی دے۔

سلمیٰ فاطمہ
وائس پرنسپل بی ای ٹی سعادت النساء کالج

”جشن غالب“
تاریخ ساز کارنامہ

میں اس وقت کتنی خوش ہوں اس کو الفاظ میں بیان کرنا خود میرے لئے ناممکن ہے۔ مجھ سے یہ کہا گیا کہ یوم اردو کی مناسبت سے ہماری کالج میں غالب پر منعقدہ پروگرام کے متعلق کچھ تاثر پیش کروں جس کو یادگار کتابچہ میں شامل کیا جائے گا۔ یقیناً وہ لمحہ انتہائی یادگار ہے جب جشن غالب ثقافتی پروگرام عمل میں آیا جس میں طالبات نے تاریخ ساز کارنامہ انجام دیا۔ جس کے پیچھے ادارہ کے ذمہ داروں کی محنت اور انکی دعائیں اور اساتذہ وعملہ کی انتھک کوشش وجدوجہد ہے۔

مرزا غالب نہ صرف شاعر وادیب تھے بلکہ اردو شاعری کو نئی شکل اور نیا رخ دینے میں ان کا کردار نمایاں ہے۔ وہ ایک تاریخ ساز شخصیت کے حامل تھے جن کو کبھی بھولا نہیں جاسکتا۔ کالج کی طالبات نے بڑے ہی خوبصورت انداز میں ان کا تعارف کرایا۔ ان کی غزلوں کو پیش کر کے ایک ایسا سماں باندھا کہ سامعین میں شاید کوئی ایسا ہو جو اس میں مستغرق نہ ہوا ہو۔ انکی غزلیں' ڈرامہ' دیکھ کر تو سب کے ہوش اڑ گئے۔ بہرحال میری زندگی کے لئے وہ ایک یادگار لمحہ ہے جس کو میں کبھی فراموش نہیں کرسکتی۔

بی عبدالصمد عرف خالد
منیجر بی ای ٹی سعادت النساء ڈگری کالج

''جشن غالب'' سے غالب کی یاد تازہ ہوگئی

بسم اللہ ایجوکیشنل ٹرسٹ کے زیر اہتمام چلنے والے بی ای ٹی سعادت النساء کالج جو شہر بنگلور میں تعلیمی و ثقافتی میدان میں نمایاں مقام حاصل کررہا ہے۔ شعبہ اردو کی جانب سے 27 نومبر 2024 کو جشن غالب منایا گیا تھا۔ یہ پروگرام انتہائی پرکشش اور دلکش انداز میں پیش کیا گیا۔ طالبات نے غالب کی غزلوں کو جس طرح ساز وترنم کے ساتھ پیش کیا، سن کر بے حد خوشی ہوئی اور جس طرح سے غالب کے کردار کو پیش کیا یقیناً کالج کی طالبات بہت محنت اور جوش کے ساتھ اس پروگرام کی ہر کڑی کو پیش کیا اور غالب کی یاد تازہ کردی۔ تمام کارروائیاں دلی جذبات کے ساتھ ادا کی گئیں جو قابل ستائش وقابل داد ہیں۔

اس جلسہ کو شاندار بنانے کے لئے پرنسپل صاحبہ اور شعبہ اردو اور اراکین بی ای ٹی نے ہر قدم پر رہنمائی اور حوصلہ افزائی کی۔ میں اپنی جانب سے آپ کو دل سے مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کے اللہ مزید بلندیاں عطا کرے اور آپ کی محنتوں کو ثمرآور کرے۔ آمین۔

نظامت

ترتیب وپیش کش :قرۃ العین ۔شیخ زیبا ثانیہ

کسی بھی محفل ومجلس خصوصاً ادبی وثقافتی بزم کی کامیابی کا سہرا نظام انجمن کے سر جاتا ہے۔جن کی بروقت تحریک وفعال کردار سے بزم کو نیا موڑ ملتا ہے اور محفل میں جان سی پڑ جاتی ہے۔ مذکورہ محفل کی نظامت کررہی طالبات قرۃ العین ۔شیخ زیبا ثانیہ، نے بھی ایسا ہی کچھ کر دکھایا اور حق تو یہ ہے کہ بزم کی کامیابی کا سہرا انہی کے سر جاتا ہے۔اس سلسلہ میں ان کی محنتوں اور کاوشوں کی جتنی بھی ستائش کی جائے کم ہے۔بہر کیف نظامت کے لئے انہوں نے باضابطہ تحریری جدوجہد کی تھی اور ایک انقلابی کردار ادا کرنے کے لئے خاکہ تیار کیا تھا استفادۂ عام وخاص کے لئے ذیل میں وہ تحریر بھی پیش ہے۔

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم......اما بعد!

دور سے آئے ہیں آپ کا استقبال واحترام کرتے ہیں
کلام پیش کرنے سے پہلے آپ کو سلام کرتے ہیں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

’’آج کی اس پرُ وقار تقریب میں تمام معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہتی ہوں‘‘

صدر عالی وقار، مہمانان خصوصی، عزت مآب اراکین ادارہ جات کیمپس ڈائرکٹر، پرنسپل، اساتذہ اکرام، قابل ستائش سامعین عظام ۔میرے ہم مکتب ساتھیوں اور تمام شرکاء جلسہ کی خدمت میں، میں قرۃ العین ۔میں شیخ زیبا ثانیہ۔محبت بھرا آداب پیش کرتی ہیں۔ (قراۃ العین)......

سامعین! میں ذات رب تعالیٰ کی شکر گذر رہوں کہ آج اس محفل میں مجھے منصب نظامت سنبھالنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔

حضرات گرامی، دانشوران قوم وملت!

آج کا یہ دن ہم سب کے لئے انتہائی مسرت وشادمانی کا دن ہے۔ہم یہاں جمع ہیں۔بی ای ٹی ادارہ کی تاریخ میں ایک اور سنہرا دن لکھنے کے لئے ہمارے ادارے میں ہر سال یوم اردو بڑے ہی جوش و خروش سے منایا جاتا ہے۔بی ای ٹی ادارہ جو تعلیمی میدان میں لڑکیوں کی تربیت کا مرکز ہے،اور اردو زبان کو فروغ دینے میں ہر وقت آگے رہتا ہے۔میں ذمہ داران بی ای ٹی کی شکر گذار ہوں کہ اردو کی اہمیت اور اس کی خوبصورتی کو بنائے رکھے ہیں۔اس موقع پر اردو زبان کی اہمیت کو مدے نظر رکھتے ہوئے آج جو یوم تقریب منائی جارہی وہ جشن غالب سے منسوب ہے۔اس موقع پر اردو زبان پر ایک شعر عرض کرنا چاہتی ہوں،سماعت فرمائیں۔

فضا محفل کی مہکا دوں کہ خوشبو نام ہے میرا

میں شہزادی ہوں محلوں کی اُردو نام ہے میرا

حاضرین!!......آج یوم اردو کی تقریب منائی جارہی ہے جہاں اردو ادب کے عظیم شاعر سراج الدولہ، دبیر الملک، نظام جنگ، مرزا اسد اللہ خاں غالب کو یاد کرتے ہوئے اُنہیں خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے آج کے دن کا انتخاب کیا گیا ہے۔تو آیئے ناظرین! جلسہ کا آغاز کرتے ہیں۔

کسی بھی تقریب میں خدا کی شان کا ذکر کرنا تقریب کی کامیابی کی ضمانت ہے! تو آیئے سامعین! اس جلسہ کا آغاز قرآن پاک کی بابرکت آیات سے کرتے ہیں۔جس کے لئے میں آواز دیتی ہوں رضیہ سلطانہ اور عائشہ ضحیٰ کو قرآن کی آیتیں اور اس کا ترجمہ پیش کریں۔

(ماشاء اللہ بہت خوب)

(شیخ زیبا ثانیہ)......ناظرین! جلسہ کا آغاز پودے کو پانی دے کر ہوگا،میں ہمارے آج کے صدر جلسہ اور منتظمین سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ اپنے دست مبارک سے پودے کو پانی دیں۔

(آپ سبھی کا بہت شکریہ)

مجھے زندگی میں قدم قدم پر
تیری رضا کی تلاش ہے
تیرے عشق میں اے اللہ
مجھے انتہا کی تلاش ہے

اس شعر کے ساتھ میں اپنی ساتھی قرۃ العین اور اُنکے ساتھیوں کو آواز دیتی ہوں کہ وہ آئیں اور حمد باری تعالیٰ پیش کریں۔ (ماشاءاللہ)

ذات باری تعالیٰ کے بعد سب سے بابرکت ذات محمد رسولؐ ہیں کہ لا الہ الا اللہ کے بعد محمد رسول اللہ کے بغیر ایمان مکمل نہیں۔ تو آیئے بارگاہ رسالت مآب میں نذرانہ عقیدت پیش کرنے کے لئے اپنی دوست کبریٰ فاطمہ کو اس شعر سے مدعو کرتی ہوں وہ نعت پیش کریں۔

رحمت دو عالم کا جاں نثار ہو جائے
بھیک مانگنے والا تاجدار ہو جائے
گر اشارہ کر دیں دوسری بھی انگلی کا
چاند ایک لمحہ میں دو سے چار ہو جائے

(ماشاءاللہ بہت ہی خوبصورت نعت تھی)

مہمانوں کا استقبال کرنا ہمارا اہم فریضہ ہے، جس کے لئے میں دعوت دیتی ہوں ہمارے استانی محترمہ عفت جہاں صاحبہ کو اس شعر کے ساتھ کہ وہ آئیں اور استقبالیہ کلمات سے نوازیں۔

دیکھا نہ کوکن کوئی فریاد کے بغیر
آتا نہیں ہے فن کوئی استاد کے بغیر

(بہت شکریہ میم)

معزز سامعین! غزل اردو شاعری کی مقبول ترین صنف سخن ہے۔ غزل اہل اردو کے جذبات واحساسات کا ساتھ نبھانے میں کامیاب رہی ہے۔

آئیے ناظرین! غالب کی لکھی ہوئی ایک خوبصورت غزل سنتے ہیں جس کے لئے میں آواز دیتی ہوں۔قدسیہ قوسین کو وہ آئیں اور غزل پیش کریں۔

ماشاءاللہ آپ کی خوبصورت آواز نے غالب کی یاد کو تازہ کر دیا۔

ناظرین! غالب کی شاعری میں احساسات' جذبات' اور مشاہدات و تجربات کی عکاسی نظر آتی ہے شعر لکھنا تو ایک کمال کا فن ہے مگر شعر گوئی بھی ہر کسی کی بات نہیں ہوتی ۔شعر ہو یا غزل پڑھنے کے لئے لچک دار انداز، نزاکت داد، شوخ لہجہ انداز و بیان شرط ہے۔تو چلئے ناظرین! غالب کی ایک خوبصورت غزل پیش کرنے کے لئے آرہی ہیں ہاجرہ مسکان۔اپنی خوبصورت آواز سے محفل میں رنگ گھول دیں۔

قرۃ جب بات شعروشاعری پر آچکی ہے تو میں بھی کچھ عرض کرنا چاہوں گی۔

تم نے پوچھا ہے تو چلو تم کو بتا دیتے ہیں
جو ہم پہ گزری ہے تم کو بھی سنا دیتے ہیں
تیرے بعد ہمیں خود پہ بھی اعتبار نہیں
لفظ لکھتے ہیں لکھ کر مٹا دیتے ہیں

(سبحان اللہ بہت خوب)

ناظرین کرام!......غالب کی شاعری میں صرف عشق ومحبت کی باتیں نہیں بلکہ زندگی کی پیچیدگیوں' انسانی نفسیات اور کائنات کے گہرے فلسفے کو بھی بیان کیا گیا ہے۔اس لئے غالب کہتے ہیں کہ......

ہیں اور بھی دن دنیا میں سخنور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے انداز بیان اور

اس شعر کے ساتھ میں آواز دیتی ہوں حنفیہ مہک اور اُنکے ساتھیوں کو کہ وہ آئیں اور ہم سبھی کو مرزا غالب سے ملاقات کرائیں ڈرامہ کی شکل میں۔

بہت خوب واقعی آپ سبھی نے مرزا غالب کے دور کو بڑے ہی خوبصورت انداز میں پیش کیا ہم سبھی نے کچھ وقت کے لئے اپنے آپ کو غالب کے زمانے میں تصور کیا اور بہت ہی لطف اندوز ہوئے آپ سبھی

نے قابل تحسین ڈرامہ پیش کیا۔آپ سبھی کا بہت بہت شکریہ۔

غالب نہ صرف باکمال شاعر تھے بلکہ وہ اپنے اندر احساسات وجذبات سے بھرا ہوا دل بھی رکھتے تھے۔دل میں چاہے لاکھوں غم ہو چہرے پر ہمیشہ مسکان ہوتی تھی۔

انہی کا ایک خوبصورت شعر ہے ملاحظہ فرمائیں۔

کتنے دور نکل گئے رشتے نبھاتے نبھاتے
خود کو کھو دیا اپنوں کو پاتے پاتے
لوگ کہتے ہیں ہم مسکراتے بہت ہیں
اور ہم تھک گئے غم کو چھپاتے چھپاتے

سامعین !اس شعر کے ساتھ میں آواز دیتی ہوں بی بی فاطمہ کو وہ آئیں ہم سبھی کے سامنے غالب کی ایک اور خوبصورت غزل پیش کریں۔

ماشاءاللہ انتہائی دل کو چھو لینے والی غزل تھی۔

سامعین ! پروگرام کو مزید دلکش بنانے کے لئے آگے بڑھتے ہیں۔تھوڑا اردو زبان کی طرف بڑھتے ہیں۔زیبا تمہیں پتہ ہے ہماری اردو زبان میں لوگوں کو جوڑنے کی صلاحیت ہے کیونکہ یہ مختلف مذاہب' تہذیبوں اور زبان سے متاثر ہو کر پروان چڑھی ہے اردو زبان اپنی مٹھاس ،سادگی اور شائستگی کے باعث دلوں میں اُترنے والی زبان ہے۔غالب کے ماضی سے لے کر آج کے دور کے شعراء نے بھی اس زبان کی مٹھاس کو زندہ رکھا۔اس موقع پر میں اپنی دوست کلثوم فاطمہ کو اسٹیج پر بلانا چاہتی ہوں۔مشہور شاعرہ نکہت انجم کی غزل پیش کریں۔

واہ کیا بات ہے۔بہت خوب بہت خوب۔آپکی یہ غزل نے محفل میں رنگ گھول دیا۔(بہت شکریہ)

تو دیکھا ناظرین !تو یہ تھی ہماری اردو کی مٹھاس جس نے ساری محفل میں دھوم مچادی۔اردو ہماری مادری زبان ہے وہ آہستہ آہستہ دم توڑ رہی ہے اور اس نے دم توڑ دیا تو ایشیاء سے ہمارا نام ونشان مٹ جائے گا۔اردو کو مٹنے مت دو۔

میرے دوستو! اگر اردو مٹ گئی تو ہم بھی مٹ جائیں گئے۔ میں آپ سبھی سے التجا کرتی ہوں کہ ہم سب اسکی حفاظت کریں، اور ہر ادارے میں اسکو قائم رکھیں گے۔ میں ذمہ داراں بی ای ٹی کو سلام پیش کرتی ہوں اور دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں کہ وہ ہماری زبان کی بقاء اور اسکی خوبصورتی کو برقرار رکھنے میں ہر ممکن کوشش کررہے ہیں اور اسطرح کے پروگرام منعقد کر کے اردو زبان کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

(زیبا)۔

سامعین! ہمارے درمیان ایک عظیم شخصیت بطور مہمان خصوصی موجود ہیں میں یہ سوچنے پر مجبور ہوں کہ میں چند منٹوں میں آپ کی کس کس قابلیت کا ذکر کروں۔ جی ہاں! میری مراد افضل العلماء مولانا مفتی محمد علی قاضی، چیرمین کرناٹک اردو اکادمی سے عاجزانہ گزارش کرتی ہوں کہ آپ اپنے زریں خیالات کا اظہار کریں۔ سر! آپ کے لئے یہ شعر عرض کرنا چاہوں گی سماعت فرمائیں۔

وہ خود ہی ناپ لیتے ہیں بلندی آسمانوں کی
پرندوں کو تعلیم نہیں دی جاتی اُڑانوں کی
مہکنا اور مہکانا تو کام ہے پھولوں کا
خوشبو محتاج نہیں ہوتی کبھی قدر دانوں کی

معزز مہمانان خصوصی کا شکریہ ادکرتی ہوں کہ آپ نے اپنی علمی وادبی تجرباتی باتوں سے ہم سب کو مستفید کیا۔ یقیناً یہ ہمارے لئے رہنمائی اور حوصلہ افزائی کا ذریعہ بنیں گی۔

جناب عالی! آپ کی شرکت نے ہمارے اس پروگرام کو چار چاند لگا دیئے ہیں، آپ کا دل کی عمیق گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ (جزاک اللہ خیرا)

کیوں اپنی روشنی پہ بھلا مجھ کو ہو غرور
سورج نہیں ہوں چاند یا تارہ نہیں ہوں میں
مانا کے ایک ننھا سا جگنو ہوں میں فقط
لیکن کبھی اندھیروں سے ہار نہیں مانتی ہوں میں

اس شعر کے ساتھ میں بڑے ادب واحترام سے ہمارے کالج کے چیرمین عالی جناب آر۔روشن بیگ سے گزارش کرتی ہوں کہ وہ آئیں اوراپنے خیالات کا اظہار کریں۔

ہم سبھی کی داداور حوصلہ افزائی کرنے کے لئے میں زیبااورقرۃ اپنی اور ہماری پوری ٹیم کی جانب سے آپ کاشکریہ ادا کرتے ہیں۔

سامعین! جلسہ کی آخری کڑی ہے جس طرح صبح کے بعد شام کا ہونا ضروری ہے اُسی طرح ہر پروگرام کے آغاز کے بعد اختتام کا ہونا بھی لازم ہے اوراب اس پروگرام کا بھی اختتام ہونے جارہا ہے لیکن یہ پروگرام کی یادیں ہمیشہ ہمارے ذہنوں میں تازہ رہے گی۔اس محفل میں شرکت کرنے والے تمام حضرات وخواتین کاشکریہ ادا کرنے کے لئے میں ہمارے پرنسپل سمیہ فاطمہ میم کو مدعو کرتی ہوں کہ وہ اسٹیج پرتشریف لائیں اورشکریہ کے کلمات ادا کریں۔بس ٓآخرمیں آپ سبھی کے نذر یہ شعرعرض کرتی ہوں:

آنکھوں سے دور سہی دل سے کہاں جائیں گے
جانے والے آپ ہمیں بہت یاد آئیں گے

تلاوت قرآن کریم

از: رضیہ خاتون (بی سی اے سال دوم) ترجمہ عائشہ ضحیٰ (بی سی اے سال اول)

کوئی بھی جلسہ ہو یا پروگرام کا افتتاح تلاوت قرآن پاک سے ہوا تو یقیناً وہ کامیابی کی ضامن بن جاتی ہے۔اپنی نشستوں، محفلوں، اجلاس اور کانفرس کی ابتداء قرآن کریم کے آیات بابرکت سے کرتے رہے ہیں۔ کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبات کی ابتداء بھی حمد باری تعالیٰ سے ہی ہوا کرتی تھی۔اس سلسلہ میں حدیث نبویؐ میں واضح ہدایات بھی موجود ہیں۔

بہر حال اسی اصول پر عمل کرتے ہوئے پروگرام کی ابتداء طالبہ رضیہ سلطانہ کی خوبصورت آواز، ترتیل کی رعایت کرتے ہوئے تلاوت کیا اور ترجمہ عائشہ ضحیٰ نے پیش کیا، جس نے حقیقی معنی میں محفل کو کامیابی کی طرف گامزن کر دیا اور پروگرام کے توسط سے معاشرہ کو ایک پیغام بھی دے دیا کہ تعلیم ضروری ہے۔لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ اس علم کی ابتداء اسم رب سے شروع ہو، وہی حقیقی معنی میں علم ورنہ جہل ہے۔اور یہ پیغام دیا کہ تعلیم کے ساتھ طلبہ وطالبات کی ذہنی واخلاقی تربیت بھی ضروری ہے۔اس بات کو پروگراموں کی حد تک محدود نہ رکھی جائے، اپنے کاموں کا آغاز قرآن کی تلاوت سے کریں بلکہ معاشرتی وسماجی زندگی میں بھی اپنے ہر کام کا آغاز حمد باری تعالیٰ سے کیا جائے۔

حمد

آواز وترنم......قراۃ العین وگروپ (بی کام)

قرآن کریم کی تلاوت حمد باری تعالیٰ ہی ہے اور تلاوت قرآن کریم کے بعد مزید حمد خوانی کی ضرورت نہیں ہوا کرتی ہے۔لیکن چونکہ مذکورہ محفل ایک لسانی' ادبی' ثقافتی محفل تھی۔اس پیش کش کے لئے قرۃ العین اور گروپ کا انتخاب عمل میں آیا اور انہوں نے یقیناً خوبصورت اور دلکش آواز میں حمد باری تعالیٰ پیش کی۔ذیل میں حمد کے اشعار پیش ہیں۔

ہے حمد تیری ہر ایک لب پر
اللہ اکبر اللہ اکبر
ہے ذات تیری سب سے منور
ہے وصف تیرا سب سے بلند تر
سب کا ہے مولیٰ سب سے ہے برتر
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر
اے عرش والے اے فرش والے
جلوے ہیں تیرے سب سے نرالے
عالم میں روشن تجھ سے اجالے

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

تیرا ہی چرچا ہر چار سُو ہے

ہر شئے میں تیری ہی رنگ و بو ہے

دیکھا جدھر میں وہاں تو ہی تو ہے

اللہ ا کبر اللہ اکبر اللہ اکبر

ہے حمد تیری ہر ایک لب پر

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

اے ذات واحد معبود تو ہے

مقصود تو ہے مشہود تو ہے

ہے حمد تیری ہر ایک لب پر

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

نعت

آواز، ترنم...... کبریٰ فاطمہ (بی بی اے)

مجلسوں کے انعقاد میں ایک طرف اگر اس بات کا التزام کیا جاتا ہے کہ حمد باری تعالیٰ سے محفلوں اور مجلسوں کا آغاز کیا جائے تو یہ بات بھی مسلم ہے کہ اللہ جل جلالہ کے بعد اگر کوئی ذات لائق تعریف ہے اور جن کی مدح سرائی کی جانی چاہیے وہ ذات آقائے مدنی تاجدار بطحا، امام الانبیاءؑ سید المرسلین حامد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ نذرانۂ عقیدت کے لئے طالبہ کبریٰ فاطمہ کو آواز دی گئی، انہوں اپنی دلکش و ترنم آواز میں میں نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ اول تو کلام انتخاب ہی بہت عمدہ تھا اور اُس پر اُنکی آواز نے چار چاند لگا دیئے۔

وہ میرا نبی ہے وہ پیارا نبی ہے وہ سونا نبی ہے
وہ میرا نبی وہ میرا نبی وہ میرا نبی ہے
وہ جس کے لئے محفل کونین سجی ہے
فردوس بریں جس کے وسیلے سے بنی ہے
وہ ہاشمی مکی مدنی العربی ہے
وہ میرا نبی میرا نبی میرا نبی ہے
اللہ کا فرمان الم نشرح لک صدرک
منسوب ہے جس سے ورفعنا لک ذکرک
جس ذات کا قرآن میں بھی ذکر جلی ہے

وہ میرا نبی میرا نبی میرا نبی ہے
والشّمس ضحیٰ چہرۂ انور کی جھلک ہے
واللیل سجیٰ گیسوئے حضرت کی لچک ہے
عالم کو ضیاء جس کے وسیلے سے ملی ہے
وہ میرا نبی میرا نبی میرا نبی ہے
احمد ہے محمد ہے وہی ختم رسل ہے
مخدوم و مربی ہے وہی والئ کل ہے
اُس پر ہی نظر سارے زمانے کی لگی ہے
وہ میر ا نبی میرا نبی میرا نبی ہے
یسین و مزمل و مدثر وہی طہٰ
کیا کیا نئے القاب سے مولیٰ نے پکارا
کیا شان ہے اس کی جو اُمی لقبی ہے
وہ میرا نبی میرا نبی میرا نبی ہے

استقبال

تحریر و پیش کش: عفت جہاں

اسیسٹنٹ پروفیسر بی ای ٹی سعادت النساء ڈگری کالج

محترم صدر جلسہ مہمان خصوصی، عزت مآب اراکین بی ای ٹی، کیمپس ڈائرکٹر، پرنسپلس، ساتھی اساتذہ پیاری طالبات اور اس بزم کے تمام سامعین و ناظرین۔

یوم اردو یعنی (اردو کا دن) عموماً 9 نومبر کو منایا جاتا ہے کیونکہ اس دن مشہور و معروف شاعر مشرق علامہ اقبال کی ولادت کا دن ہے۔ ہر سال ہمارے ادارے میں اسی مناسبت سے یہ پروگرام منعقد کیا جاتا ہے۔ اس دن ہر سال کسی ایک شاعر کا انتخاب کیا جاتا ہے اور انہیں خراج عقیدت پیش کی جاتی ہے۔ آج اس بزم کو اردو کی عظیم شخصیت سے منسوب کیا گیا ہے۔ وہ عظیم شخصیت جن کی یاد میں یہ بزم منائی جارہی ہے اُن سے آپ لوگ بخوبی واقف ہیں۔

جی ہاں اس عظیم شخصیت کو سراج الدولہ، دبیر الملک، نظام جنگ مرزا اسد اللہ خان غالب کے نام سے جانا جاتا ہے۔ میں بی ای ٹی ادارے کے تمام ذمہ داروں کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے ایک ایسے شاعر کا انتخاب کیا جن کی شاعری آج بھی ہماری ذہنوں کو تروتازہ کرتی ہے اور میری خوش قسمتی آج مجھے اس محفل میں آپ تمام کا استقبال کرنے کا موقع ملا۔

سب سے پہلے آج کے مہمان خصوصی عالی جناب افضل العلماء مفتی محمد علی قاضی معروف اسلامی اسکالر مصنف و چیرمین کرناٹک اردو اکادمی جنہوں نے اپنی تمام مصروفیات کے باوجود ہماری دعوت پر لبیک اور ہماری اس محفل کو رونق بخشی۔ میں اپنی اور ادارے کی جانب سے دل کی گہرائیوں سے آپ کا

اس بزم میں استقبال کرتی ہوں، ان اشعار کے ساتھ......

آپ کے خیالات ہی آپ کی پہچان ہے
چہرے پر سدا آپ کی مسکان ہے
آپ کی موجودگی ہی محفل کی شان ہے
ہماری خوش قسمتی ہے کہ آپ ہمارے مہمان ہے

میں ہمارے ادارے کے چیرمین جناب آر، روشن بیگ صاحب سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ مہمان خصوصی کی شال پوشی وگلپوشی اور مومنٹو دیں۔..........بہت شکریہ سر!

اس کے بعد آج کے صدر جلسہ جناب آر، روشن بیگ صاحب کا بھی دل کی عمیق گہرائیوں سے استقبال کرتی ہوں، اس شعر کے ساتھ۔

شکریہ آپ کے آنے سے رونق تو بڑھی
ورنہ یہ محفل جذبات ادھوری رہتی

کوئی بھی کارواں میر کارواں کے بغیر منزل کی جانب کشاں کشاں رواں دواں نہیں ہوسکتا، اسی طرح ادارے کو پروان چڑھتے اور اس کو پھلتا پھولتا جو آپ دیکھ رہے ہے۔اس کے پیچھے ادارے ذمہ داراں ہے۔ اس بزم میں تمام ذمہ داراں کا دل کی انتھک گہرائیوں سے اس شعر کے ساتھ استقبال کرتی ہوں۔

ممکن نہیں کہ کارواں منزل کو پا سکے
جب تک کوئی راہبر معتبر نہ ملے

اب ہمارے درمیان ایسی شخصیتیں بھی موجود ہیں جن کے ہونے سے اس محفل میں رونق بڑھ جائے گی اور یہ محفل رنگین بھی ہو جائے گی۔ جناب مختار خان صاحب اور ان کے ہمراہ تشریف لائے شری سوندریش کو اپنی اور ادارے کی جانب سے خیر مقدم کرتی ہوں۔

اسکے بعد کیمپس ڈائرکٹر پروفیسر انیس، پرنسپل سمیہ فاطمہ صاحبہ، محترمہ نازیہ حسین صاحبہ پرنسپل بی ای ٹی کمپوزٹ کالج، ہیڈ مسٹرس پرویز آمینہ صاحبہ، میر معلّمہ صادق النساء صاحبہ ساتھی اساتذہ اور میری طالبات

کا بھی اس محفل میں شرکت کرنے پر دل سے خوش آمدید کہتی ہوں۔

اس محفل میں اردو سے بے انتہا محبت رکھنے والی شخصیت بھی موجود ہے، ڈاکٹر سعیدہ بیگم شعبہ اردو، الامین آرٹس وسائنس کالج اور جناب محمد کفایت اللہ صاحب کا بھی اپنی اور ادارے کی جانب سے اس محفل میں استقبال کرتی ہوں۔ اور اس بزم میں موجود تمام شرکاء کا فرداً فرداً استقبال کرتی ہوں۔

غزل

کلام: مرزا غالب: آواز قدسیہ قوسین (بی اے سال دوم)

موسیقی: مختیار خاں وساتھی

رسمی کاروائیوں کے بعد جب کہ بزم اپنے عروج کی طرف گامزن تھی۔ استقبالیہ پیش کر دیا گیا۔ بزم میں کچھ ہنگامہ آرائی ہو اور شوق و نغمگی کی ماحول ہموار کیا جائے تو ایسے وقت میں چونکہ یہ بزم غالب کے نام منسوب تھی انہی کی ایک غزل کا انتخاب عمل میں لایا گیا اور قدسیہ قوسین کو آواز ترنم دیں گی جس کیلئے مختیار خاں صاحب اور ان کے ساتھی سوندریش نے موسیقی اور ساز فراہم کیا۔

قدسیہ نے غزل گوئی کا حق ادا کر دیا۔ اور محفل میں انکی آواز اور ساز ملکر محفل میں اور ماحول میں جان ڈال دی۔ ذیل میں وہ غزل پیش خدمت ہے۔

دل ہی تو ہے نہ سنگ وخشت درد سے بھر نہ آئے کیوں
روئیں گئے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں
دَیر نہیں حرم نہیں در نہیں آستاں نہیں
بیٹھے ہیں رہ گزر پہ ہم غیر ہمیں اٹھائے کیوں
جب وہ جمال دلفروز صورت مہر نیم روز
آپ ہی ہو نظارہ سوز پردے میں منہ چھپائے کیوں
دشنہ غمزہ جاں ستاں ناوک ناز بے پناہ
تیرا ہی عکس رخ سہی سامنے تیرے آئے کیوں
قید و حیات و بند غم اصل میں دونوں ایک ہیں

موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

حسن اور اس پہ حسن ظن رہ گئی بوالہوس کی شرم
اپنے پہ اعتماد ہے غیر کو آزمائے کیوں

واں وہ غرور عز و ناز یاں یہ حجاب پاس وضع
راہ میں ہم ملیں کہاں بزم میں وہ بلائے کیوں

ہاں وہ نہیں خدا پرست جاؤ وہ بے وفا سہی
جس کو ہو دین و دل عزیز اس کی گلی میں جائے کیوں

غالب خستہ کے بغیر کون سے کام بند ہیں
روئیے زار زار کیا کیجیے ہائے ہائے کیوں

غزل

کلام: مرزا اسداللہ خاں غالب آواز: بی بی فاطمہ (بی سی اے سال دوم)

غالب نہ صرف باکمال شاعر تھے بلکہ وہ احساس و جذبات سے بھرا ہوا دل بھی رکھتے تھے۔ دل میں چاہے لاکھوں غم ہو چہرے پر ہمیشہ مسکان ہوتی تھی۔ ان کی ہر ایک غزل درد اور سادگی سے بھری ہوئی ہوتی ہے۔ تو انکی ایک اور خوبصورت غزل سنتے ہیں اور ماحول کو مزید اور خوشگوار بناتے ہیں۔

دل نا داں تجھے ہوا کیا ہے
آخر اس درد کی دوا کیا ہے
ہم ہیں مشتا ق اور وہ بیزار
یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے
میں بھی منہ میں زبان رکھتا ہوں
کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے
جب کہ تجھ بن نہیں کوئی موجود
پھر یہ ہنگامہ اے خدا کیا ہے

یہ پری چہرہ لوگ کیسے ہیں

غمزہ وعشوہ و ادا کیا ہے

شکن زلف عنبریں کیوں ہے

نگاہ چشم سرمہ سا کیا ہے

سبزہ وگل کہاں سے آئے ہیں

ابر کیا چیز ہے ہوا کیا ہے

ہم کو ان سے وفا کی ہے امید

جو نہیں جانتے وفا کیاہے

ہاں بھلاکر تیرا بھلا ہوگا

اور درویش کی صدا کیا ہے

جان تم پر نثار کرتا ہوں

میں نہیں جانتا دعا کیا ہے

میں نے مانا کہ کچھ نہیں غالب

مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

ڈرامہ

پیش کش: حنفیہ مہک

کردار

مرزا غالب کا بچپن	جویریہ
مرزا غالب کے سسر	کلثوم فاطمہ
دوست	ماہیہ
میر صاحب	حمیرا
مرزا عالمِ شاب	کبریٰ فاطمہ
بیگم	حنفیہ مہک
وفادار	قدسیہ قوسین
بنسی دھر مرزا (دوست)	رابعہ تاج
بہادر شاہ ظفر	زیبا ثانیہ

ڈرامہ

ناظرین:۔آپ سبھی کی خدمت میں حنفیہ مہک آداب پیش کرتی ہوں۔

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں یوم غالب منا رہے ہیں۔ چند الفاظ میں غالب سے تعارف کروانا چاہوں گی سماعت فرمائیں۔

مرزا غالب اردو کے عظیم شاعر تھے جن کے کلام میں محبت ، درد، فلسفہ،اور روزندگی کی گہری مشاہدات کو خوبصورتی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ غالب کی شاعری میں الفاظ کا جادو اور خیال کی بلندیاں یقیناً متاثر کرتی ہیں۔ غالب نے نا صرف اردو زبان کو نیا انداز بخشا بلکہ انسانی جذبات کو بھی ایک منفرد انداز میں پیش کیا ہے۔

آپ نے یہ ضرور سنا ہوگا کہ مغلیہ سلطنت نے ہندوستان کو تین چیزیں دیں۔ آم۔ تاج محل اور مرزا غالب۔ مرزا غالب کے اندازِ بیان پر سارا زمانہ فدا ہے جیسے کے اُنہوں نے خود کہا ہے۔......

ہیں اور بھی دنیا میں سخن ور اچھے
کہتے ہیں کہ غالب کا انداز بیان اور

مرزا غالب وقار ملک شعراء میں ایک بلند مقام پر فائز ہیں۔ صبح اردو کی اُفق پر اُس وقت جگمگا اُٹھے جب انقلاب اور بغاوت عظیم کی گونج ہندوستان کے کونے کونے میں سنائی دے رہی تھی۔

مرزا غالب کا شمار برصغیر کے اُن ممتاز شعراء میں ہوتا ہے جنہوں نے نہ صرف اردو زبان کی زلفیں سنواریں بلکہ اردو شاعری کو شوخی و ضرافت طنز و مزاح سنجیدگی و شائستگی بھی دی۔ مرزا غالب نے اردو شاعری کو ایک تصور اور عشق آشنا کیا۔ آپ نے غزل کو ہماری تہذیب کا حصہ بنایا۔ 1857 کی جنگ عظیم میں جہاں مغلیہ سلطنت کی جڑیں اُکھڑیں وہیں دلی شہر کو کھنڈر میں تبدیل کر دیا۔ دلی کی تباہی و بربادی مرزا غالب کے وصال کا سبب بنی۔

مرزا غالب نے نہ صرف اردو شاعری پر گہرا اثر چھوڑا بلکہ اردو نثر میں بھی نئے پیرائے مرتب کئے جس کا ثبوت خطوط غالب ہے۔تو آیئے ناظرین دیکھیں اور لطف اندوز ہوئیے ڈرامہ......

''غالب کا انداز بیان اور ہے'' اس دوران آپ سبھی اپنے آپ کو مرزا غالب کے دور میں تصور کیجئے۔

میں اپنے ساتھیوں کو آواز دیتی ہوں کہ وہ آئیں اور ہم سب کو مرزا غالب سے روبرو کریں۔

بلی ماراں کے محلوں کی وہ پیچیدگی سی گلیاں سامنے ٹال کے نکڑ پر قصیدے گڑگڑاتا ہوئی پان کی تیکھوں میں وہ واہ واہ چند دروازے پر بوسیدہ سے کچھ ٹاٹ کے پردے ایک بکری کے ممیانے کی آواز اور دھندلائی ہوئی شام کے بے نور اندھیرے ایسے دیواروں منہ جوڑ کے چلتے ہیں یہاں چوڑے والوں کے کنبے بڑی بی جیسے اپنی بجھتی ہوئی آنکھوں سے دروازے ٹاٹولے ایسی بے نور اندھیری سی گلی قاسم سے ایک ترتیب چراغوں کی شروع ہوتی ہے ایک سخن کا صفا کھلتا ہے اور اسداللہ خاں غالب کا پتہ ملتا ہے۔

(مرزا اسداللہ خاں غالب)

غزل

کلام: مرزا غالب

آواز: ہاجرہ مسکان (بی ای سال سوم)

ڈرامہ کی پیش کے بعد محفل میں خاموشی سی چھا گئی اور یادوں کی بارات نے سامعین کو ماضی کے اوراق غلطاں کر دیا تھا۔ ہر شخص غالب کی یاد میں غرق ہو گیا تھا۔ دل کے کسی کونے میں چھٹکیاں لی جا رہی تھیں۔ وہ بھی کیا دور رہا ہو گا کہ دلی کی گلیاں بالی مارہ میں غالب کی شعر و شاعری سے گونجتی تھیں۔ دلی کی در و دیوار میں غالب کی شاعری دل کو چھو لیتی تھی اور اس کا احساس راگوں میں دوڑتا تھا۔ غالب خود یوں کہتے تھے کہ ہر ایک بات پہ کہتے ہو کے تو کیا ہے تم ہی کہو کے یہ انداز گفتگو کیا ہے۔ ماحول کو اور سرو ساز سے بھر دیتے ہیں اور غالب کی یہ خوبصورت غزل ہاجرہ مسکان کی زبانی سنتے ہیں۔

ہر ایک بات پہ کہتے ہو کے تو کیا ہے
تم ہی کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

نہ شعلے میں کرشمہ' نہ برق میں یہ ادا
کوئی بتاؤ کہ شوخ تندخو کیا ہے

یہ رشک ہے کہ وہ ہوتا ہے ہم سخن تم سے
وگرنہ خوف بد آموزی عدو کیا ہے

چپک رہا ہے بدن پر لہو سے پیراہن
ہماری جیب کو اب حاجت رفو کیا ہے

جلا ہے جسم جہاں دل بھی گیا ہوگا
کریدتے ہو جو اب راکھ جستجو کیا ہے
رگوں میں دوڑتے پھرنے کے ہم نہیں قائل
جب آنکھ سے ہی نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے
وہ چیز جس کے لئے ہم کو ہو بہشت عزیز
سوائے بادہ گلفام مشک بو کیا ہے
پیوں شراب اگر ختم بھی دیکھ لوں دو چار
یہ شیشہ و قدح و کوزہ وسبو کیا ہے
رہی نہ طاقت گفتار اور اگر ہو بھی
تو کس امید پہ کہیئے کہ آرزو کیا ہے
ہوا ہے شہ کا مصاحب پھرے ہے اترتا
وگرنہ شہر میں غالب کی آبرو کیا ہے

کلثوم فاطمہ

غزل

کلام: نزہت انجم

آہستہ آہستہ بزم سخن مائل بہ اختتام تھی، محفل کا شباب ڈھل چکا تھا۔ غالب کی غزلوں کو سننے سے جی بھرا نہیں تھا لیکن وقت کا تقاضہ تھا پروگرام کا اختتام ہو۔ یوں تو ہر آغاز کو انجام و انتہا تک پہنچنا ہے۔ اردو زبان اپنی مٹھاس! سادگی اور شائستگی کے باعث دلوں میں اُترنے والی زبان ہے۔ غالب کے ماضی سے لے کر آج کے دور کے شعراء نے بھی اس زبان کی مٹھاس کو زندہ رکھا۔ لہٰذا اس موقع پر شاعرہ نکہت انجم کی غزل کا راگ چھیڑا جائے اور نغمگی و ترنم کا جادو جگایا جائے جس کے لئے ناظم بزم نے اختتام کو بھی ابتدا کی طرح پیش کرنے کی کوشش کی اور راگنی کے لئے کلثوم فاطمہ کو آواز دی جس نے آکر خوبصورت اور مترنم آواز کے ذریعہ انتہا کی طرف نائل بزم میں جان بھردی۔ ذیل میں غزل پیش ہے۔

رسم وفا نبھانا تو غیرت کی بات ہے
وہ مجھ کو بھول جائیں یہ حیرت کی بات ہے
سب مجھ کو چاہتے ہیں یہ شہرت کی بات ہے
میں اُس کو چاہتی ہوں یہ قسمت کی بات ہے
اظہار عشق کر ہی دیا مجھ سے آپ نے
یہ بھی جانب آپ کی ہمت کی بات ہے

تعریف کر رہے ہیں سبھی آج کل میری
اس میں ضرور کوئی سیاست کی بات ہے
رکھتا ہے یوں ہی یاد کسی کو کہاں
یہ تو بس اپنی ضرورت کی بات ہے
وہ جس کو چاہے کرم سے نواز دے
یہ تو خدا کی بندہ سے نسبت کی بات ہے
سودا کسی سے میں نے آنا کا نہیں کیا
نزہت یہ میرے واسطے عزت کی بات ہے

ھدیہ تشکر

تحریر وپیش کش: پرنسپل پروفیسر سمیہ فاطمہ

معزز مہمان خصوصی، قابل قدر منتظمین ادارے کیمپس ڈائرکٹر، اساتذہ اور پیاری طالبات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یقیناً یہ تقریب ہم سب کے لئے یادگار رہے گی۔ آج ہماری طلباء نے اپنی قابلیتوں اور ہنر کا جو مظاہرہ کیا ہے۔ یقیناً آپ سبھی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اس پروگرام میں بطور مہمان خصوصی شرکت کئے ہیں یہ ہم سب کیلئے بہت ہی فخر کی بات ہے۔ تو سب سے پہلے آج کے ہمارے مہمان خصوصی عالی جناب مفتی محمد قاضی صاحب چیرمین کرناٹک اردو اکادمی کا اپنی اور ادارے کی جانب سے دل کی عمیق گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ صدر جلسہ جناب آر، روشن بیگ صاحب چیرمین بی ای ٹی ادارے جو ہمیشہ ہمارے ساتھ ہر اس طرح کے ثقافتی پروگرام میں ہمارے ساتھ جڑے رہتے ہیں آپ اس محفل میں شرکت کرنے پر اپنی اور ادارہ کی جانب سے تہہ دل سے ہدیہ تشکر ادا کرتی ہوں۔

ہر پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے ذمہ داروں کا اہم رول ہوتا ہے۔ جنکی حوصلہ افزائی اور رہنمائی نے ہمیں اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے اور بہتر بنانے کا مواقع فراہم کرتے ہیں۔ آپ سبھی کے ساتھ کی وجہ سے پرو گرام کامیاب رہا۔ میں اپنی اور اساتذہ اور طالبات کی جانب سے آپ تمام کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ ساتھ ہی ساتھ کیمپس ڈائرکٹر تمام اساتذہ میڈیا موسیقی کار تمام طالبات اور اس محفل میں شرکت فرما تمام حاضرین وناظرین کا فرداً فرداً شکریہ ادا کرتی ہوں۔ آخر میں میں آپ سب کے لئے اتنا کہنا چاہوں گی......

باغ میں پھول کھلتے رہیں گے
ہوا آنے پر پتے گرتے رہیں گے
میزبانی گر خدا کی رہی تو
جیسے آج ملے ہیں ہمشہ ملتے رہیں گے

8
روزنامہ راشٹریہ سہارا
بنگلور، 02/دسمبر 2024، پیر

یوم اُردو کی مناسبت سے جشن غالب

بنگلور (ایس این بی)۔ بسم اللہ ایجوکیشنل ٹرسٹ کے زیر اہتمام چل رہے بی ای ٹی سعادت النساء ڈگری کالج میں بڑے ہی جوش وخروش کے ساتھ یوم اُردو کی مناسبت سے جشن غالب منایا گیا۔ اس موقع پر کرناٹک اُردو اکیڈمی کے چیرمن مفتی محمد علی قاضی نے بطور مہمان خصوصی شرکت فرمائی۔ جشن غالب میں طالبات نے بڑی ہی خوبصورتی اور ترنم میں غالب کی غزلوں کو پیش کیا۔ مفتی محمد علی قاضی نے اپنے خطاب میں انتہائی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ طالبات کی مکالمہ گوئی بے شک لاجواب تھی۔ ایک خاص بات یہ تھی کہ طالبات میں اسٹیج فیر قطعاً نظر نہیں آیا۔ کالج کے درودیوار کو دیکھا' کالج میں طالبات کی شائستگی کو دیکھا اور مینجمنٹ بالخصوص صدیق پاشاہ کے حسن انتظام کو دیکھا کر بے انتہا متاثر ہوا۔ آپ کا جو ادارہ۔ بسم اللہ ایجوکیشنل ٹرسٹ لفظ بسم اللہ کے حوالے سے میں اپنا تاثر یوں پیش کروں گا کیونکہ آپ کے اتحاد اور اخلاص جدوجہد عملے ٹیم کا نتیجہ ہے جو آج یہ شاندار ڈگری کالج تعلیمی محفل شہر بنگلور کے قلب بسم اللہ نگر میں واقع ہے۔ یقیناً اس میں آپ تمام ٹرسٹی حضرات سکریٹری صدیق پاشاہ کی انتھک کوششوں اور قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ ہماری یہ قوم کی بیٹیاں بالکل محفوظ خوشگوار پُر امن ماحول میں بڑے سکون کے ساتھ عصری تعلیم حاصل کرتے ہوئے مہذب شائستہ دینی ماحول میں تعلیم حاصل کررہی ہیں۔ میں یہ شعر بی ای ٹی کے ذمہ داراں کے نظر کرنا چاہتا ہوں'' کہ زندہ رہنا چاہتا ہے تو میر کارواں بن کر رہو۔ اس زمین کی پستیوں میں آسمان بن کر رہو۔ میں یہ دعا کرتے ہوں کہ آپ کے ادارے کو اور مینجمنٹ کو معلمات کو اللہ نظر بد سے بچے اور دل میں یہ تمنا جاگی کے کاش اس طرح کا عصری تعلیمی ادارہ ہر مسلم بستی میں ہوتا۔ قابل مبارکباد ہیں چیرمن الحاج روشن بیگ' عبدالحب، صدیق پاشاہ اور ان کی پوری ٹیم جن کی نگرانی میں یہ ادارہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ اس موقع صدر جلسہ آر روشن بیگ اپنے خطاب میں طالبات کو مبارکباد اور انکی محنت کو سراہاتے ہوئے کہا کہ طالبات کے اندر طرح کی صلاحیتوں بروئے کار لینے کیلئے والدین سے کہا کہ وہ اپنے بچوں کو پڑھائی کے ساتھ ساتھ ڈرامہ وغیرہ کے طرف بھی توجہ دیں اس موقع پر ادارے کی جانب سے شاعر انیس ابراہیم کی گلپوشی اور شال پوشی کی گی۔ اس موقع پر بی ای ٹی کے ذمہ داران ورکنگ چیرمین عبدالحب' شیخ عمر وائس چیرمین' ایس محبوب وائس چیرمین ، محمد سیف اللہ خزانچی، جے ریاض احمد ایڈیشنل سکریٹری، کے مجیب جوائنٹ سکریٹری محمد کریم الدین، ایس شکیل احمد انٹرنیل آڈیٹر نے شرکت فرمائی۔

ADMISSIONS OPEN

FOR THE NEW ACADEMIC SESSION

B.E.T SADATHUNNISA COLLEGE

DEGREE COLLEGE FOR WOMEN

COURSES OFFERED

BCA	B.Com	BBA	BA

B.E.T COMPOSITE PU COLLEGE FOR GIRLS

COMBINATIONS OFFERED

PCMB	HEBA	EBACS	HEPS

B.E.T SUFIA HIGH SCHOOL

VIII, IX, X STD

B.E.T. ENGLISH HIGHER PRIMARY SCHOOL

NURSERY TO VII STD

Bismillah Nagar, Bannerghatta Road Cross,
Bangalore - 560 029.

96200 60782 / 99803 40172 / 99000 15055 /
88678 29076 / 77605 94905

www.betinstitutions.org

یوم اردو

یوم اردو

جشن غالب

یوم اردو
جشن غالب

زیراہتمام

شعبۂ اردو بی ای ٹی سعادت النساء کالج

بسم اللہ نگر، بنگلور۔29

BET Sadathunnisa Degree College
Bismillah nagar, Bannerghatta Road,
Bangalore- 560 029